دستور

تنظیمِ اسلامی

(ترمیم شدہ اپریل 2013ء)

شائع کردہ:

تنظیمِ اسلامی

A-67علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور۔54000

فون:36293939,36316638,36366638 فیکس:36313131

ای میل:markaz@tanzeem.org ویب www.tanzeem.org

ترتیب

دفعہ ا: مقصد، نصب العین اور تنظیمی اساس

ا) تنظیم اسلامی نہ معروف معنی میں سیاسی جماعت ہے، نہ مذہبی فرقہ، بلکہ ایک اصولی، اسلامی، انقلابی جماعت ہے جو پہلے پاکستان اور بالآخر کل روئے زمین پر اللہ کے دین کے غلبے، یعنی اسلام کے نظام عدل اجتماعی کے قیام، یا بالفاظ دیگر ''اسلامی انقلاب'' اور اس کے نتیجے میں **''نظام خلافت علیٰ منهاج النبوت''** کے قیام کے لئے کوشاں ہے۔

ب) انفرادی سطح پر اس کے جملہ شرکاء کا اصل نصب العین صرف رضائے الٰہی اور نجات آخروی کا حصول ہے۔

ج) اس کے اساسی نظریات اور بنیادی دینی تصورات ایک علیحدہ کتابچے میں تفصیل کے ساتھ قرارداد تاسیس مع توضیحات، بنیادی عقائد مع تشریحات اور فرائض دینی کے جامع تصور کے خلاصے کے ذریعے بیان ہوگئے ہیں جنہیں تنظیم کے اساسی فکر اور رہنما اصولوں کی حیثیت حاصل ہے۔ اس کتابچے کا نام ''تعارف تنظیم اسلامی'' ہے۔ مزید برآں طریقہ کار کے حوالے سے کتاب ''منہج انقلاب نبویؐ'' کو بھی تنظیم کے اساسی فکر کی حیثیت حاصل ہے۔

د) (i) تنظیم اسلامی کی تنظیمی اساس شخصی بیعت پر قائم ہے۔ حافظ عاکف سعید ولد ڈاکٹر اسرار احمد کو تنظیم اسلامی کے تاحیات امیر کی حیثیت حاصل ہے اور تنظیم میں شمولیت ان کے ساتھ ذاتی طور پر بیعت جہاد کا تعلق استوار کر کے ہی ہوسکتی ہے۔

(ii) اسی طرح اگر کوئی شخص پہلے سے کسی شیخ طریقت سے بیعت ارشاد میں منسلک ہو لیکن وہ تنظیم اسلامی میں بھی شمولیت کا خواہاں ہو تو اسے اچھی طرح سمجھ لینا ہوگا کہ تنظیم کی ''بیعت جہاد'' بیعت ارشاد پر فائق رہے گی۔ مزید براں، چونکہ تنظیم کے نزدیک اصل محمدیؐ سلوک و احسان بھی وہی ہے جس پر تنظیم عمل پیرا

ہے (اور جس کی وضاحت ''مروجہ تصوف یا سلوک محمدیؐ یعنی احسان اسلام؟'' نامی کتابچے میں کردی گئی ہے۔) لہٰذا کسی بھی ایسے رفیق/ رفیقہ تنظیم کو جو پہلے سے کسی بیعت ارشاد میں منسلک نہ ہو نئے سرے سے اس نوع کا تعلق قائم کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔

ھ) تنظیم اسلامی کی سربراہی اور راہنمائی اصلاً امیر تنظیم کی ذمہ داری ہے۔ چنانچہ فیصلہ کا اختیار بھی ان کو حاصل ہوگا لہٰذا امیر تنظیم حسبِ موقع وضرورت دستور/ نظام العمل کی کسی دفعہ یا تمام دفعات کو کلی یا جزوی طور پر ساقط یا ان میں کمی بیشی کرسکیں گے۔

دفعہ ۲: امیر تنظیم کی نیابت اور خلافت

ا) امیر تنظیم کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ اپنی زندگی ہی میں اپنا جانشین مقرر کردیں۔ جو امیر تنظیم کی ازخود دستبرداری (کسی مجبوری یا معذوری کی بنا پر) کی صورت میں یا وفات کے بعد امیر تنظیم ہوں گے۔ بصورت دیگر ان کی وفات پر نئے امیر تنظیم کا انتخاب مرکزی مجلس مشاورت ۷ دن کے اندر اتفاق رائے یا اختلاف کی صورت میں کثرت رائے سے کرے گی۔ آراء کے مساوی ہونے کی صورت میں ناظم اعلیٰ (یا بصورت تقرری نائب امیر) کو اضافی ووٹ کا حق حاصل ہوگا۔ نئے امیر کے تقرر تک ناظم اعلیٰ (یا بصورت تقرری نائب امیر) قائم مقام امیر ہوں گے، لیکن مذکورہ بالا تمام صورتوں میں صرف وہی لوگ تنظیم میں شامل سمجھے جائیں گے جو نئے امیر سے بیعت کرلیں۔

ب) امیر تنظیم اگر ضرورت محسوس کریں تو تنظیم میں نائب امیر کا تقرر کیا جائے گا۔ اس کو امیر تنظیم کے نمائندہ کی حیثیت حاصل ہوگی۔ تقرر ہونے کی صورت میں نائب امیر اصولی طور پر امیر تنظیم اور پوری تنظیم کے مابین اور عملی اعتبار سے امیر تنظیم اور ناظمین مرکزی شعبہ جات کے مابین ربط (Link) کا فرض سرانجام دے گا۔

ج) تنظیم اسلامی کے مرکزی ذمہ داران میں لازمی اور بنیادی تو تین ہی ہیں یعنی (i) ناظم اعلیٰ (ii) معتمد عمومی اور (iii) ناظم مرکزی بیت المال، تاہم ان میں سے بھی اہم ترین

ذمہ داری ناظم اعلیٰ کی ہے۔ اہل اور باصلاحیت سینئر رفقاء کی دستیابی (Availability) کے مطابق مرکز میں مزید شعبے بھی شروع کئے جاسکتے ہیں جیسے شعبہ تربیت، شعبہ دعوت اور شعبہ نشر واشاعت وغیرہ، بصورت دیگران کے سلسلے کے جملہ فرائض بھی ناظم اعلیٰ ہی کو ادا کرنے ہوں گے۔ البتہ نائب امیر کے تقرر کی صورت میں یہ حیثیت نائب امیر کو حاصل ہوگی اور تمام ناظمین مرکزی شعبہ جات بشمول ناظم اعلیٰ ان کو جواب دہ ہوں گے۔ ان تمام ذمہ داران کو جدید اصطلاح میں ''مرکزی مجلس عاملہ'' کہا جائے گا۔

د) تنظیم کے مرکزی حسابات کی جانچ پڑتال کیلئے ایک محاسب کا تقرر تنظیم کی مجلس مشاورت کرے گی اور وہ اپنی رپورٹ مرکزی مجلس مشاورت کو پیش کرے گا۔

ھ) تنظیم کے جملہ ماتحت امراء/ ناظمین/ ناظمات (جیسے حلقہ جات اور مقامی تنظیموں کے امراء/ ناظمین وغیرہ) کی حیثیت بھی اصولی طور پر امیر تنظیم کے نائبین/ معاونین ہی کی ہوگی اور ان کا نصب وعزل بالکلیہ ان ہی کی صوابدید پر ہوگا۔ اگرچہ وہ اس کے لئے متعلقہ رفقاء/ رفیقات سے حسبِ منشا مشورہ کرسکیں گے۔

دفعہ۳: شمولیت

ا) روئے ارضی کے کسی بھی مقام پر قیام پذیر ہر بالغ مسلمان (خواہ مرد ہو خواہ عورت) تنظیم میں شامل ہوسکتا ہے بشرطیکہ وہ:

(i) تنظیم کے اساسی نظریات اور بنیادی دینی تصورات سے فی الجملہ متفق ہو، اور

(ii) امیر تنظیم سے بیعت مسنونہ کے رشتے میں منسلک ہوجائے۔

ب) تنظیم میں شمولیت کے لئے ''ابتدائی بیعت'' کے الفاظ:

(i) مردوں کے لئے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ — میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ — وہ تنہا ہے اُس کا کوئی ساجھی نہیں

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ — اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے بندے اور رسول ہیں

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ — میں اللہ تعالیٰ سے اپنے تمام گناہوں کی معافی کا خواستگار ہوں

وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا — اور خلوصِ دل کے ساتھ اُس کی جناب میں توبہ کرتا ہوں

اِنِّيْ اُعَاهِدُ اللّٰهَ — میں اللہ تعالیٰ سے عہد کرتا ہوں کہ:

عَلٰى اَنْ اَهْجُرَ كُلَّ مَا يَكْرَهُهٗ — اُن تمام چیزوں کو ترک کردوں گا جو اُسے ناپسند ہیں

وَاُجَاهِدَ فِيْ سَبِيْلِهٖ جُهْدَ اِسْتِطَاعَتِيْ — اور اُس کی راہ میں مقدور بھر جہاد کروں گا

وَاُنْفِقَ مَالِيْ وَاَبْذُلَ نَفْسِيْ — اور اپنا مال بھی صَرف کروں گا اور جان بھی کھپاؤں گا

لِاِقَامَةِ دِيْنِهٖ وَاِعْلَاءِ كَلِمَتِهٖ — اُس کے دین کی اقامت اور اُس کے کلمہ کی سربلندی کیلئے

وَلِاَجْلِ ذٰلِكَ اِنِّيْ اُبَايِعُ حافظ عَاكِف سَعِيد، امير التنظيم الاسلامی

اور اِس مقصد کی خاطر میں امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید سے بیعت کرتا ہوں

اَسْتَعِيْنُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَأَسْتَقْدِرُهٗ عَلَى الْاِسْتِقَامَةِ عَلَى الدِّيْنِ وَاِيْفَاءِ هٰذَا الْعَهْدِ

میں اللہ سے مدد اور توفیق کا طلبگار ہوں کہ وہ مجھے دین پر استقامت اور اس عہد کے پورا کرنے کی ہمت عطا فرمائے

نئے شامل ہونے والے رفقاء سے توقع کی جائے گی کہ وہ ابتدائی تنظیمی تقاضے ومراحل جلد از جلد طے کرکے التزامِ جماعت کے مطلوبہ درجہ تک پہنچنے کا اہتمام کریں تاکہ امیر تنظیم سے سمع وطاعت کی بیعت جہاد کی سعادت حاصل ہوسکے۔ اس بیعت کے الفاظ ذیل میں درج ہیں جو کہ سیرت النبی ﷺ میں بیعت عقبۂ ثانیہ کے ذکر پر مشتمل حدیث سے ماخوذ ہیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم

اِنِّيْ اُبَايِعُ حافظ عَاكِف سَعِيد، امير التنظيم الاسلامی

میں امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید سے بیعت کرتا ہوں کہ

عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْمَعْرُوْفِ — اُن کا ہر حکم سنوں گا اور مانوں گا جو شریعت کے دائرے سے باہر نہ ہو

فِی الْعُسْرِ وَالْیُسْرِ — خواہ تنگی ہو خواہ آسانی

وَالْمَنْشَطِ وَالْمَکْرَہِ — خواہ میری طبیعت آمادہ ہو خواہ مجھے اس پر جبر کرنا پڑے

وَعَلٰی اَثَرَۃٍ عَلَیَّ — اور خواہ دوسروں کو مجھ پر ترجیح دی جائے

وَعَلٰی اَنْ لَّا اُنَازِعَ الْاَمْرَ اَھْلَہٗ — اور یہ کہ نظم کے ذمہ دار لوگوں سے ہرگز نہیں جھگڑوں گا

وَعَلٰی اَنْ اَقُوْلَ بِالْحَقِّ اَیْنَمَا کُنْتُ — اور یہ کہ ہر حال میں حق بات ضرور کہوں گا

لَا اَخَافُ فِی اللّٰہِ لَوْمَۃَ لَائِمٍ — اور اللہ کے دین کے معاملے میں کسی ملامت کی پرواہ نہیں کروں گا

اَسْتَعِیْنُ اللّٰہَ رَبِّیْ وَاَسْتَقْدِرُہٗ عَلَی الْاِسْتِقَامَۃِ عَلَی الدِّیْنِ وَاِیْفَاءِ ھٰذَا الْعَھْدِ

میں اللہ سے مدد اور توفیق کا طلبگار رہوں کہ وہ مجھے دین پر استقامت اور اس عہد کے پورا کرنے کی ہمت عطا فرمائے

یہ بیعت کرنے والے رفقاء ہی کو تنظیم کی اصل قوت و مطلوبہ رفیق سمجھا جائے گا۔

(ii) خواتین کے لئے

خواتین کے لئے بیعت کے الفاظ وہی ہوں گے جو کہ مردوں کی ''ابتدائی بیعت'' کے ہیں۔ البتہ ان کی بیعت میں درج ذیل اضافی الفاظ بھی شامل ہوں گے جو قرآن حکیم میں سورۃ الممتحنہ میں مذکورہ بیعتِ خواتین کے الفاظ سے ماخوذ ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ — میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ — وہ تنہا ہے اُس کا کوئی ساجھی نہیں

وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ — اور میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ — میں اللہ تعالیٰ سے اپنے تمام گناہوں کی معافی کی خواستگار ہوں

وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا — اور خلوصِ دل کے ساتھ اُس کی جناب میں توبہ کرتی ہوں

اِنِّیْ اُعَاھِدُ اللّٰہَ — میں اللہ تعالیٰ سے عہد کرتی ہوں کہ:

عَلٰی اَنْ اَھْجُرَ کُلَّ مَا یَکْرَھُہٗ — اُن تمام چیزوں کو ترک کردوں گی جو اُسے ناپسند ہیں

وَاُجَاھِدَ فِیْ سَبِیْلِہٖ جُھْدَ اِسْتِطَاعَتِیْ — اور اُس کی راہ میں مقدور بھر جہاد کروں گی

وَاُنْفِقَ مَالِیْ وَاَبْذُلَ نَفْسِیْ — اور اپنا مال بھی صرف کروں گی اور جان بھی کھپاؤں گی

لِاِقَامَۃِ دِیْنِہٖ وَاِعْلَاءِ کَلِمَتِہٖ — اُس کے دین کی اقامت اور اُس کے کلمہ کی سربلندی کیلئے

وَلِاَجْلِ ذٰلِکَ اِنِّیْ اُبَایِعُ حافظ عَاکِف سَعِید، امیر التنظیم الاسلامی

اور اِس مقصد کی خاطر میں امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید سے بیعت کرتی ہوں

علٰی اَنْ لَّا اُشْرِکَ بِاللّٰہِ شَیْئًا — کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤں گی

—وَلَا اَسْرِقَ — کبھی چوری نہیں کروں گی

—وَلَا اَزْنِیَ — کبھی بدکاری کا ارتکاب نہیں کروں گی

—وَلَا اَقْتُلَ اَوْلَادِیْ — کبھی بچوں کو قتل نہ کروں گی

—وَلَا اٰتِیَ بِبُھْتَانٍ — کبھی بہتان طرازی نہ کروں گی

—وَلَا اَعْصِیَہٗ فِیْ مَعْرُوْفٍ — اور کسی بھی بھلے کام میں اُنکے حکم سے سرتابی نہ کروں گی

اَسْئَلُ اللّٰہَ رَبِّیْ الْاِسْتِقَامَۃَ عَلٰی ھٰذَا الْعَھْدِ

میں اللہ سے دعا کرتی ہوں کہ وہ مجھے اس عہد پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے!

ج) تنظیم میں شامل مرد ''رفیق''، اور خواتین ''رفیقہ'' کہلائیں گی۔

دفعہ۴: رفقاء/ رفیقات تنظیم کے مطلوبہ اوصاف

تنظیم اسلامی کی اساسی دعوت تین بنیادی دینی اصطلاحات پر مبنی ہے، یعنی (i) تجدید ایمان (ii) توبہ اور (iii) تجدید عہد...... یہی وجہ ہے کہ تنظیم میں شمولیت جس ابتدائی عہد نامے کے ذریعے ہوتی ہے اس میں بھی ان ہی تین امور کا ذکر ہے۔ یعنی (۱) کلمہ شہادت کی ادائیگی جو گویا تجدید ایمان کے مترادف ہے۔ (۲) توبہ اور استغفار، اور (۳) اللہ تعالیٰ سے یہ عہد کہ (i) ہر اس چیز کو ترک کردوں گا/ گی جو اسے پسند نہیں اور (ii) اس کی راہ میں یعنی اقامت دین اور اعلاء کلمۃ اللہ کی جدوجہد میں امکان بھر اپنا مال بھی صرف کروں گا/ گی اور جان یعنی

بدنی قوتیں اور صلاحیتیں بھی کھپاؤں گا/ گی۔

بنابریں تنظیم کے ہر رفیق/ رفیقہ کو جن امور کا خصوصی اہتمام کرنا چاہئے وہ تفصیلاً ان کے متعلقہ نظام العمل میں درج کر دیئے گئے ہیں۔

دفعہ۵: رفقاء/ رفیقات کی درجہ بندی

ا) تنظیم اسلامی کے عہد نامہ رفاقت پر دستخط کرنے اور تنظیم کی طرف سے قبولیت کے تحریری فیصلے کے بعد ہی کوئی تنظیم کا رفیق یا رفیقہ متصور ہوگا/ ہوگی اور اسے فوری طور پر کسی اُسرہ یا مقامی تنظیم یا حلقہ سے منسلک کر دیا جائے گا۔ رفقاء/ رفیقات کے لئے تنظیمی درجہ بندی کے قواعد علیحدہ علیحدہ نظام العمل میں درج ہیں۔

دفعہ۶: مشاورت

نظام بیعت کے مطابق تنظیم اسلامی کی سربراہی اور رہنمائی اصلاً امیر تنظیم کی ذمہ داری ہے۔ تاہم قرآن حکیم کی ہدایات:

(i) وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ (الشورٰی:۳۸)

اور وہ آپس میں اپنے معاملات پر مشاورت کرتے ہیں

اور (ii) وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ (آل عمران:۱۵۹)

اور معاملات میں ان سے مشاورت کیجئے!

کی رُو سے مشورہ امیر تنظیم کی دینی اور تنظیمی ''ضرورت'' ہے۔ جس کو پورا کرنے کیلئے تنظیم کے مرکزی اور زیریں سطح پر مناسب مواقعوں کا اہتمام کیا جائے گا۔ لیکن ''بیعت'' کے دینی و منطقی تقاضے کے طور پر یہ واضح رہنا چاہئے کہ ہر معاملے میں امیر تنظیم ہی کا فیصلہ آخری اور حتمی ہوگا اور رفقاء تنظیم اسے ''منشط'' اور ''مکرہ'' دونوں صورتوں میں تسلیم کرنے کے پابند ہوں گے۔ الّا یہ کہ کوئی ایسی صورت درپیش ہو جس پر درج ذیل احادیث نبوی ﷺ کے الفاظ کا انطباق ہوتا ہو۔

(i) اِلاَّ اَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ فِيْهِ بُرْهَانٌ

''(تم امیر کی اطاعت اُس وقت تک کرتے رہو) جب تک کہ تم کھلا کفر نہ دیکھو جس کے بارے میں اللہ کی طرف سے تمہارے پاس واضح دلیل موجود ہو۔'' (صحیح مسلم)

یا/ اور (ii) فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ

''پس جب حکم دیا جائے اللہ کی معصیت کا، تو نہیں ہے سمع وطاعت۔'' (متفق علیہ)

نظام مشاورت کی تفصیلات رفقاء/ رفیقات تنظیم کے لئے علیحدہ علیحدہ نظام العمل میں درج ہیں۔

دفعہ۷: صدقات وانفاق

ا) تنظیم اپنے جملہ دعوتی و تنظیمی اخراجات کے لئے انحصار اپنے رفقاء/ رفیقات ہی کے جذبہ انفاق پر کرے گی اور عام چندے کی اپیل نہیں کرے گی۔

ب) رفقاء/ رفیقات تنظیم اپنے صدقات واجبہ یعنی زکوٰۃ وعشر میں سے اگر ان کے قریبی رشتہ داروں اور پڑوسیوں میں مستحقین موجود ہوں تو ان کو پہنچانے کے بعد جو باقی بچے اسے تنظیم کے بیت المال میں جمع کرانے کا اہتمام کریں گے/ گی۔ زکوٰۃ کی یہ رقم تنظیم اسلامی کے رفقاء واحباب اور اہل علاقہ میں سے از روئے شریعت مستحق افراد میں تقسیم کرنے کا اہتمام کیا جائے گا۔

ج) ہر رفیق/ رفیقہ اپنے آپ کو پابند سمجھے گا/ گی کہ کچھ نہ کچھ صدقات نافلہ بھی آیہ بر (سورۃ بقرہ:۱۷۷) کے مطابق ہر ماہ ضرور کرے لیکن یہ ایک راز رہے گا اس کے اور اللہ تعالیٰ کے مابین۔

دفعہ۸: اختلاف کے حقوق اور آداب

ا) جملہ رفقاء/ رفیقات تنظیم پوری طرح آزاد ہوں گے/ گی کہ اہل سنت کے جس فقہی مذہب یا مسلک پر چاہیں عمل کریں۔ لیکن اس ضمن میں مناظرانہ بحث و تمحیص سے کلی اجتناب ضروری ہوگا۔ اگرچہ خالص علمی انداز میں اور افہام وتفہیم کے جذبے کے

تحت تبادلہ خیالات پر کوئی پابندی نہیں ہوگی۔

ب) اسی طرح تنظیم کے طے شدہ اساسی فکر سے جو کہ دستور کی دفعہ 1 میں درج ہے، اختلاف کی گنجائش نہیں ہے البتہ تنظیم اپنے مقصد کے حصول کے لئے جو عملی تدابیر اختیار کرے یا ملکی حالات و مسائل کے بارے میں جو آراء امیر تنظیم ظاہر کریں ان سے اختلاف کا حق بھی رفقاء/ رفیقات تنظیم کو پوری طرح حاصل ہوگا اور مناسب احتیاط (دیکھئے شق 'ج') کے ساتھ اس کے اظہار میں کوئی قباحت نہ ہوگی، تاکہ نہ تنظیم میں گھٹن محسوس ہو، نہ ذہنوں پر تالے پڑیں، بلکہ آزادی فکر اور اظہار رائے کا صحت مند ماحول برقرار رہے اور اس طرح اختلاف رائے تنظیم میں رحمت اور اس کے مقاصد کے لئے مفید ثابت ہو۔ اختلاف رائے اور اس کے اظہار کے ''صحت مند'' ہونے کی علامت یہ ہوگی کہ متعلقہ رفیق/ رفیقہ کے طرزِ عمل میں نظم کے اعتبار سے کوئی کمی یا تساہل نظر نہ آئے۔

ج) اختلاف رائے کا اظہار اصولاً تو تنظیم کے نظم کے ذریعہ متعلقہ اصحاب امر تک پہنچانا ہی مناسب ہے۔ یا پھر تنظیم میں مشاورت و اظہارِ خیال کے متعلقہ فورم پر بلحاظِ مرتبہ و منصب بھی کیا جا سکتا ہے۔ البتہ اظہارِ رائے کے سلسلے میں حسب ذیل احتیاطیں ضروری ہوں گی:-

(i) یہ اظہار رائے صرف ملتزم رفقاء/ رفیقات ہی کے مابین ہونا چاہئے، چنانچہ ملتزم رفقاء/ رفیقات کا مبتدی رفقاء/ رفیقات کے ساتھ اس قسم کی گفتگو کرنا نظم کی خلاف ورزی متصور ہوگا۔ وہ مبتدی رفقاء/ رفیقات کی بات سن کر اگر انہیں مطمئن کر سکیں تو دوسری بات ہے ورنہ سکوت لازم ہوگا۔

(ii) ملتزم رفقاء/ رفیقات کے ساتھ گفتگو میں بھی ان آیات قرآنیہ کے مفہوم اور مدلول کے مطابق مخاطب کی استعداد اور ذہنی سطح کو ملحوظ رکھنا نہ صرف تنظیم بلکہ خود اس رفیق/ رفیقہ کی خیر خواہی کے اعتبار سے بھی ضروری ہوگا جس سے اس

نوع کی گفتگو کی جا رہی ہو۔

☆ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا (النساء :۵۸)

بیشک اللہ تعالیٰ حکم فرماتے ہیں کہ ذمہ داریاں ان کے اہل کو دی جائے۔

☆ لَعَلِمَہُ الَّذِیْنَ یَسْتَنْبِطُوْنَہٗ مِنْھُمْ (النساء :۸۳)

تاکہ جان لیں وہ لوگ جو اس سے استنباط کرنے کے اہل ہیں۔ (یعنی ذمہ دار لوگ جو حالات سے واقف ہیں)

(iii) جو رفقاء/ رفیقات تنظیمی مناصب پر فائز ہوں ان کے لئے ضروری ہوگا کہ اختلاف کا اظہار صرف بالاتر ذمہ دار حضرات/ خواتین کے سامنے کریں، ان کی اپنے ماتحت عہدیداروں یا عام رفقاء/ رفیقات سے ایسی گفتگو نظم کی خلاف ورزی متصور ہوگی۔

دفعہ۹: ذاتی تنقید اور محاسبہ

ا) تنظیم کی پالیسی یا امیر تنظیم کی سیاسی آراء سے اختلاف کے مقابلے میں کسی رفیق/ رفیقہ اور بالخصوص ذمہ دار حضرات/ خواتین پر ذاتی تنقید اور شخصی محاسبہ کے ضمن میں بہت زیادہ احتیاط اور حد درجہ احساس ذمہ داری کو ملحوظ رکھنا لازم ہوگا۔

ب) اس سلسلے میں اس داخلی احساس اور شعوری تنبہ کے ساتھ ساتھ کہ اس میں نہ اپنے عجب اور تکبر کو دخل ہو، نہ کسی دوسرے کی توہین و تذلیل یا اسے صدمہ پہنچانے کا جذبہ کارفرما ہو بلکہ تنقید اور محاسبہ سراسر خلوص و اخلاص اور نصح و خیر خواہی کے جذبے کے تحت ہو، حسب ذیل ضابطوں کی پابندی بھی لازمی ہوگی اور ان کی خلاف ورزی کرنے والا/ والی سرزنش کا/ کی مستحق اور تادیبی کارروائی کا/ کی مستوجب ہوگا/ گی۔

(i) جس رفیق/ رفیقہ تنظیم یا ذمہ دار ساتھی میں کوئی قابلِ اصلاح پہلو نظر آئے لازم ہوگا کہ پہلے اسے علیحدگی میں بالمشافہ گفتگو کے ذریعے اصلاح کی جانب متوجہ کیا جائے اور اس سلسلے میں ایک مناسب مدت تک انتظار بھی کیا جائے۔

اس مرحلے کو طے کئے بغیر براہ راست تنقید اگر متعلقہ شخص کی غیر حاضری میں ہوگی تو ''غیبت'' کے حکم میں آئے گی جسے قرآن مجید میں مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تعبیر کیا گیا ہے اور اگر رودررو لیکن دوسروں کی موجودگی میں ہوگی تو ''ھمز'' اور ''لمز'' کے حکم میں ہوگی جس پر ''ویل'' کی وعید سورۂ ھمزہ میں وارد ہوئی ہے۔

(ii) لیکن اگر شق (i) کے مطابق مناسب کوشش کے بعد بھی محسوس ہو کہ متعلقہ رفیق/ رفیقہ میں یا تو اصلاح کا ارادہ ہی موجود نہیں ہے یا قوت ارادی اتنی کمزور ہے کہ اصلاح پر قدرت حاصل نہیں اور دوسری طرف اس کی کمزوری یا کوتاہی بھی اس نوعیت یا درجہ کی ہے کہ اس سے تنظیم کے مقصد کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے تب بھی اس معاملے کا عام چرچا غلط ہوگا اور صحیح طرزِ عمل یہ ہوگا کہ زیرِ تنقید رفیق/ رفیقہ تنظیم کے نظم کی جس سطح پر ہو اس کا معاملہ اس سے بالاتر سطح تک پہنچا کر اپنے آپ کو کم از کم فوری طور پر بری الذمہ سمجھا جائے۔

(iii) پھر اگر یہ محسوس ہو کہ اس معاملے میں بالاتر نظم بھی کوتاہی یا تساہل سے کام لے رہا ہے تو معاملے کو درجہ بدرجہ اوپر لایا جا سکتا ہے چنانچہ بلا لحاظ مرتبہ و منصب جملہ رفقاء/ رفیقات تنظیم کے معاملات براہ راست امیر تنظیم کے سامنے بھی لائے جا سکیں گے اور استثنائی حالات میں کسی رکن مجلس مشاورت کے توسط سے مرکزی مجلس مشاورت کے اجلاس میں بھی پیش کئے جا سکیں گے، جب کہ خود امیر تنظیم پر تنقید اسی طریق کار کے مطابق مرکزی مجلس مشاورت میں بھی ہو سکے گی اور توسیعی مشاورت کے اجلاس میں بھی۔

ج) نظم کے ذمہ دار حضرات کے اپنے حلقہ نظم میں شامل رفقاء/ رفیقات کے بارے میں ایسے صلاح و مشورہ پر جو تنظیم کے مصالح کیلئے ناگزیر ہو شق ب(i) کا اطلاق نہیں ہوگا۔

د) نظم سے متعلق معاملات اور اس حوالے سے ذمہ دار حضرات کا طرز عمل جیسے اُمور براہِ راست نظم بالا/ امیر تنظیم کے علم میں لائے جا سکیں گے۔ بشرطیکہ یہ شکایت متعلقہ ذمہ

دار کے سامنے کم از کم ایک مرتبہ لائی جا چکی ہو نیز شکایت کنندہ کیلئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنی تحریر کی کاپی متعلقہ ذمہ دار کو بھی فراہم کرے۔ تاہم نظم بالا کیلئے ضروری ہوگا کہ کوئی بھی قدم اٹھانے سے پہلے متعلقہ ذمہ دار کو وضاحت کا موقع ضرور دے۔

دفعہ ۱۰: بامعاوضہ/ زیرِ کفالت کارکن

بامعاوضہ اور ہمہ وقتی کارکن تحریکوں اور تنظیموں کی ناگزیر ضرورت بھی ہوتے ہیں اور دوسری جانب اگر احتیاط نہ رکھی جائے تو یہ ادارہ تحریکوں اور تنظیموں کی تباہی کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ تنظیم اسلامی میں اس سلسلے میں حسب ذیل احتیاطیں ملحوظ رکھی جائیں گی۔

ا) اسروں کے نقباء، مقامی تنظیموں کے امراء، امراء حلقہ جات/ ناظمات اور امیر تنظیم کو حسب حالات مختلف قسم کی ضروریات زندگی (جیسے رہائش یا ٹرانسپورٹ وغیرہ) تو بہم پہنچائی جا سکتی ہیں، لیکن ان مناصب پر کبھی کوئی باضابطہ تنخواہ یافتہ کارکن فائز نہیں ہو سکے گا/ گی۔ جب کہ باقی جملہ تنظیمی یا دفتری مناصب کے لئے ہمہ وقتی یا جز وقتی بنیادوں پر زیرِ کفالت یا بامعاوضہ کارکنوں کی حیثیت سے باصلاحیت رفقاء/ رفیقات کی خدمات حاصل کی جا سکیں گی۔

ب) تنظیم اگر کسی رفیق سے ہمہ وقتی خدمات کا تقاضا کرے یا کسی رفیق کی ہمہ وقتی خدمات کی پیشکش کو قبول کرے تو ایسے رفقاء کی کفالت تنظیم کے ذمہ ہوگی اور تنظیم ان کے حالات وضروریات کے پیش نظر کفالت کا اہتمام کرے گی۔

ج) تنظیم کا کوئی زیرِ کفالت یا بامعاوضہ تنظیمی کارکن نہ صرف رفقاء/ رفیقاتِ تنظیم، بلکہ ایسے لوگوں سے بھی جن سے اس کا تعارف تنظیم ہی کی وساطت سے ہوا ہو:

(i) کوئی صدقہ یا اعانت قبول نہیں کر سکے گا/ گی۔

(ii) نظم بالا کی اطلاع اور اجازت کے بغیر ہدایا وصول نہیں کر سکے گا/ گی۔ (ماسوائے ان گھریلو ہدیوں کے جن کا تبادلہ پڑوس یا قریبی تعلقات کی بنیاد پر ہوتا ہے) اور نہ ہی کوئی قرض لے سکے گا/ گی۔ بلکہ اپنی کسی ہنگامی ضرورت کے لئے تنظیم

ہی سے رجوع کرے گا/گی۔ جو ضرورت کی نوعیت اور اپنے ذرائع کی وسعت کے مطابق تعاون کرنے کی کوشش کرے گی۔

نوٹ : شق 'ج' میں مذکور پابندیوں کا اطلاق امراء/ ناظمات حلقہ جات پر بھی ہوگا۔

د) ''بامعاوضہ کارکنان بشمول دفتری یا دیگر عمومی نوعیت کی خدمات سرانجام دینے والوں (جیسے کلرک، Composer، قاصد، چوکیدار اور گاڑیوں کے ڈرائیور وغیرہ) کو تنظیم اسلامی کے اندرونی ''ملازمت کے قواعد وضوابط/Service Rules'' (نافذ العمل یکم جنوری 2012ء) کے مطابق معاوضے وسہولیات دیئے جائیں گے''۔

دفعہ ۱۱: تنظیم اسلامی اور ملکی انتخابات

ا) تنظیم اسلامی نہ بحیثیت جماعت ملکی انتخابات میں حصہ لے گی، نہ ہی اپنے کسی رفیق/ رفیقہ کو اجازت دے گی کہ وہ کسی انتخاب میں خود بحیثیت امیدوار کھڑا/کھڑی ہو یا کسی دوسرے امیدوار یا جماعت یا محاذ کے حق میں کنویسنگ کرے۔ اس معاملے میں خلاف ورزی اخراج عن التنظیم پر بھی منتج ہو سکے گی۔

ب) البتہ رفقاء/ رفیقات تنظیم اپنا حق رائے دہی، جو اصلاً قومی امانت ہے، ادا کرنے کے لئے کسی امیدوار کو ووٹ دے سکیں گے/گی۔ بشرطیکہ وہ امیدوار:

(i) کم از کم ظاہری اعتبار سے فسق وفجور کا مرتکب نہ ہو۔ اور

(ii) کسی ایسی جماعت سے وابستہ نہ ہو جس کے منشور یا اس کی اعلیٰ قیادت کے اعلانیہ نظریات وتصورات میں کوئی بات خلاف شریعت موجود ہو۔ تاہم نظم کے اعتبار سے اس ضمن میں متعلقہ رفیق/ رفیقہ کی ذاتی رائے اور صوابدید ہی حتمی ہوگی۔

ج) اس دفعہ کا اطلاق مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں اور سینٹ کے علاوہ بلدیاتی اداروں پر بھی ہوگا البتہ سماجی تنظیموں اور اداروں، یا پیشہ ورانہ اور محکمانہ یونینوں (Trade Unions) کے ضمن میں خاص حالات میں نرمی برتی جاسکتی ہے۔ تاہم ان کے انتخابات میں حصہ لینے کے لئے بھی تنظیم کی اجازت ضروری ہوگی۔

دفعہ ۱۲: تنظیم سے علیحدگی یا اخراج

ا) ویسے تو چونکہ تنظیم اسلامی ہرگز اس ''الجماعت'' کی حیثیت نہیں رکھتی جس سے علیحدگی کے ضمن میں مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ ''جو (جماعت سے) علیحدہ ہوا وہ جہنم میں جھونک دیا گیا'' کی وعید وارد ہوئی ہے۔ لہٰذا امیر تنظیم سے اپنی بیعت فسخ کر کے تنظیم سے علیحدگی اختیار کرنے کا حق ہر رفیق/ رفیقہ کو ہر دم حاصل ہوگا۔ لیکن ایک خالص دینی ہیئت اجتماعیہ بالخصوص ''بیعت جہاد'' کی اساس پر قائم ہونے والی تنظیم سے علیحدگی عام سیاسی یا سماجی تنظیموں سے علیحدگی کے مانند نہیں ہے، لہٰذا رفقاء/ رفیقات کے احساس ذمہ داری اور عہد رفاقت کی مسؤلیت کے پیش نظر توقع کی جائے گی کہ کوئی رفیق/ رفیقہ تنظیم یہ انتہائی قدم اسی صورت میں اٹھائے جب یا تو امیر تنظیم پر اعتماد باقی نہ رہے، یا پالیسی اور طریق کار کے ضمن میں کوئی بنیادی اختلاف پیدا ہو جائے جو پوری امکانی کوشش کے باوجود کسی طرح بھی رفع نہ ہو سکے۔ مزید برآں یہ توقع کی جائے گی کہ علیحدہ ہونے والا رفیق/ رفیقہ اپنے فیصلہ سے امیر تنظیم کو باضابطہ مطلع کر دے، بصورت دیگر عنداللہ جوابدہی باقی رہے گی۔

ب) البتہ اگر کسی رفیق/ رفیقہ تنظیم کے بارے میں یہ بات علم میں آئے کہ:

(i) وہ کسی فرض کا/کی تارک یا صریحاً حرام شے کا/کی مرتکب ہے اور اس میں اصلاح حال کا کوئی حقیقی ارادہ موجود نہیں ہے۔ یا

(ii) اس کے کسی عمل یا روش سے تنظیم کی بدنامی کا اندیشہ ہے، ____ یا

(iii) وہ تنظیم کے نظم کو نقصان پہنچانے کے درپے ہے،

تو ایسے رفیق/ رفیقہ کو تنظیم سے خارج کیا جاسکے گا۔

ج) ایسے کسی رفیق/ رفیقہ کے تنظیم سے اخراج کا فیصلہ صرف امیر تنظیم کریں گے، ماتحت نظم صرف سفارش کر سکے گا۔ اور متعلقہ رفیق/ رفیقہ کو وضاحت کا پورا موقع دیا جائے گا۔

د) اگر ضرورت داعی ہو تو ایسے کسی رفیق/ رفیقہ کے اخراج کا اعلان عام بھی کیا جاسکے گا۔

☆—☆—☆